ناٹک ثمرۂ الفت

[illegible]



[illegible] سلطان فرخ آبادی صاحب با اجازت مصنف

مطبع آگرہ میں چھپا

[illegible]

رکھیلی چھبیلی بھٹیاری ناٹک

تماشا نایاب و فسانہ لاجواب کے مسمی بہ نشترہ الفت



از تصنیف محمد قدرت اللہ خان المتخلص قدرت فرخ آبادی

مطبع الٰہی آگرہ میں چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بادشاہ ذیجاہ کا وزیرونکو طلب کرکے اونسے غم اولاد بیان کرنا

پردہ اول دیوان خاص	بادشاہ اندنون جو عبادت کر رہا	طرز وزن ستم ہامان

افسوس اے خدا میرے کوئی پسر نہین
سب کچھ ہے کوئی تخت کا وارث مگر نہین

ظاہر مین گرچہ روے زمین کا ہون بادشاہ
لیکن ہے اس چمن مین کوئی شجر نہین

رکھتا ہون تاج شاہی کا سر پہ میں
اس تاج مین مرے کوئی لعل و گہر نہین

شاہی کا تاج سر پہ رکھو اپنے تم اے وزیر
بے لطف زندگی ہے جو نور نظر نہین

آیا ہے دل مین چھوڑ کے شاہی بنون فقیر
خوش آتا آجکل یہ مجھے سیم و زر نہین

بادشاہ کا لباس فقیرانہ پہننا جستجو پری کے لئے شاہی ترک کرنا وزیر کا سمجھانا

پردہ دیوان خاص	شاہزادہ ابھی بھولا ہے اگر ان میں	طرز وزن عالی [illegible]

آ گیا کیا دل میں تمہارے شہ ذیشان کہو — ترک کیوں تخت کیا آپنے سلطان کہو

حجتوں سے یہ ہوا شہ کی غافل اے شاہ — خواب میں کسنے کیا تمکو پریشان کہو

تماہ مجھ بھی گدائی میں نہیں شاہی سے — ہو کے دانا بنے اب کسلیے نادان کہو

وزیرونکا ہر چند بادشاہ کو پند و نصیحت کرنا بادشاہ کا کسی کا کہنا نہ ماننا اور کہنا

پردہ دیوان خاص	ایسی باتوں کا زبان پر نہیں لانا اچھا	طرز وزن اندر سبھا

آیا ہی کیوں تو وزیر اب یہاں پھر سمجھانے کو — کب قرار آتا ہے بے شمع کے پروانے کو

تخت شاہی پہ نہیں ایکدم آتا ہی قرار — جا کے آباد کرونگا کسی ویرانے کو

بادشاہ کا شاہی ترک کر کے گھبرا کے پھرنا جنگل میں ایک جن و پری کا درخت پر بنا ایک کا اور بادشاہ سے فقیر کا کہنا

دوسرا پردہ گہرا جنگل	نقش سلیمانی کی خاطر ڈرتا ہوں جن سا	طرز وزن جن سلیمانی

ارے شخص تو کون ہے جو اس جگہ چلا تو آیا ہے

جن ہے پری ہے بھوت بلا ہے یا بتلا تو سایا ہے

کام تیرا کیا ہے جو تو بے خوف یہاں پر ہے پھرتا

حال بیان کر مجھ سے اپنا کسنے تجھے ستایا ہے

تصویر بادشاہ کا روبرو فقیر صاحب کے جانا



بادشاہ کا درویش صاحب کے روبرو اپنا احوال پسر کا بیان کرنا اور سننا فقیر صاحب کا

دوسرا پردہ گھر اجنگل	سلطان شاہ بزم میں تشریف لاتے ہیں	طرز وزن اندر سبھا

اے شاہ کیا کہوں میں پریشان حال ہے — کوئی پسر نہیں میرے مجھکو ملال ہے

میں بادشاہ دہلی شہر کا ہوں اے شہا — دشمن کا رات دن مجھے رہتا خیال ہے

مانگو دعا خدا سے کہ پیدا ہو اک پسر — وارث ہو تاج و تخت کا بس یہ سوال ہے

درویش صاحب کا بادشاہ پہ مہربان ہو کر تشفی دینا اور واسطے واپس جانے گھر کے کہنا

دوسرا پردہ گھر اجنگل	خوب رچایا ناچ کے گا کے	طرز وزن اندر سبھا

اے شخص کرتا ہے کیوں اشکباری — ہوگی کیفیت تیری معلوم ساری

یہان ہے تو گہر لوٹ جا اپنے جلدی — تیرے حال پر اب ہوا فضل باری

خدا کے کرم سے پسر ہوگا پیدا — ہمیشہ رہیگا تیرا نام جاری

بادشاہ کا دیگی کو ایک آنا دربار عام مین نوبت افزونا جو آنا ہرکارہ کا شاہ کو مژدہ ولادت شاہزادہ سنانا

تیسرا پردہ دربار شاہانہ	اوسکی فرقت یہہ حالت ہی جلی نکلی نون	طرز وزن غزل امانت

سلطنت شاہا تمہاری تا ابد قایم رہی — تا بہ فرمان رعیت بہی شہا دایم رہے

ہو مبارک آپکو نور نظر پیدا ہوا — جو شجر تہا بے ثمر اوسمین ثمر پیدا ہوا

دیجیے انعام مجھکو اے شہ عالیجناب — پوچھیے احوال بلوا کر نجومی کو شتاب

بادشاہ کا ولادت شاہزادہ مین جشن سنانا اور بازیگر کا ناچنا گانا بادشاہ کا واسطے طالع دیکھنے کے نجومی کو [illegible]

پردہ تیسرا دربار شاہانہ	دیوانہ تیرا عاشق زار ہو گئین	طرز وزن غزل [illegible]

نجومی نے کیون دیر اتنی لگائی — خدا جانے کیا اوسکے دلمین سمائی

وزیرو پکڑ لاؤ تم اوسکو جلدی — نہووے کسی طرح اوسکی سمائی

ہمارا نہ دلمین ذرا خوف کہایا — نہین اوسکو لازم یہہ بے اعتنائی

مین کہہ اوس سے پوچھونگا احوال اپنا — یہہ دلمین مرے بات اسدم ہی آئی

وزیرونکا نجومی کو دربار مین حاضر لانا اور واسطے دیکھنے کتاب کے [illegible]

تیسرا پردہ دربار	تجھے سیر کو مینے گہوڑہ دیا	طرز وزن مثنوی میر حسن

یہ حاضر نجومی ہے عالیجناب	اگر حکم ہووے تو کھولے کتاب

بادشاہ کا واسطے دیکھنے کتاب کے نجومی سے ارشاد فرمانا

نجومی ذرا دیکھ اپنی کتاب	بتا شاہزادہ کی حالت شتاب
بیان جلد کر اوسکے طالع کا حال	کہ ہو دور دل سے میرے یہ ملال

نجومی کا دست بستہ ہو کر بادشاہ سے شہزادہ کی کیفیت بیان کرنا

تیلر پردہ دربار	کوئی سنو میری یا نہیں جو یہ ظالم نجومی کرتا ہے بیداد	طرز وزن نقش سلیمانی

حال تم سنو میرے مہراج	تمہارے من چیتے ہوں سب کاج	حال تم سنو میرے مہراج
اسکی بھرنی کر تیکار دیکھی	اسکے نہیں کوئی آج	حال تم سنو میرے مہراج
پھر بڑا ہو یہ شہزادہ	کرے ملک میں راج	حال تم سنو میرے مہراج
تلم زمین شاہ اسکا رکھنا	رکھ کے سر پر تاج	حال تم سنو میرے مہراج

بادشاہ کا نجومی کو انعام دیکر رخصت کرنا شہزادہ شمس شاہ کا واسطے شکار کے اجازت لینا

یہ وہ جو تمہارا مکان شاہی	بلا شک ہے تو ہی جنت بردا جہان یارب	طرز وزن لیلی مجنون

اگر ہو حکم اے والد کہوں کچھ حال اپنا	شاہزادہ	جو دل میں ہے باہر نکالوں کچھ غبار اپنا
خدا کے واسطے جلدی سناؤ حال زار اپنا	بادشاہ	یہ کہنے سے تمہارے ہو گیا دل بیقرار اپنا
نہ دل گھر میں لگتا ہی نہ خوش آتا ہی کچھ مجھکو	شاہزادہ	خدا جانے ہوا کیسے جب سے دل فگار اپنا

چمن کی سیر تم دل کو جیسے بہلاؤ اے پیارے	بادشاہ	یہی تم شغل رکھو ہر گھڑی لیل و نہار اپنا
اجازت صید کی مجھکو اگر دیں آپ اے والد	شاہزادہ	تو شاید یہ حیلہ ہے یہ نکلے دل کا غبار اپنا
ارے بیٹا یہ کیا کہا میاں تیرے لبوں پر آیا	بادشاہ	ستم کیا کیا وکہتا ہی مجھے پروردگار اپنا
خدا کے واسطے رخصت مجھے دیجئے والد	شاہزادہ	نہیں خوش مجھکو آتا ہے یہاں باغ و بہار اپنا
نہیں تو مانتا نور نظر ہے میرے کہنے کو	بادشاہ	تو جا چھوڑا خدا پر بیٹے سارا کاروبار اپنا

رتن شاہزادہ کا واسطے شکار کے جانا راستہ میں لب نہر چھبیلی کا ملنا



شہزادہ کا شکار کو جانا اثناء راہ میں چھبیلی کا ملنا اور گفتگو ہونا

پانچوان پردہ اٹھتا	ارے کون ہے تو تیرا کیا ہے نام	طرز وزن اندر سبھا

شاہزادہ

بتائیے مجھے اپنا صاحب نشان — کہو آپ کا کس جگہ ہے مکان

کرو نام سے اپنے آگاہ تم — بیان کیجیے مجھ سے یہ داستان

جلایا مجھے آتش عشق نے — ہے دل مثل سیماب میرا طپان

مفصل سناؤ مجھے اپنا حال — ہو کس کشور دل پہ تم حکمران

چھبیلی کا پتہ نشان شاہزادہ سے کچھ بتلانا اور پھر اپنے مکان کو چلا جانا

چھبیلی

چھبیلی مجھے کہتے ہیں خاص و عام — زمانے میں مشہور ہے میرا نام

سما توپ خانہ کی مشہور ہے — مکان اور یہیں ہے میرا بس یہ کلام

نہیں میرا ہمنام کوئی وہاں — گذارش کیا حال عالی مقام

اجازت ہو جانے کی مجھکو جناب — نہیں زیادہ فرصت مجھے والسلام

شہزادہ کا سرگرم چھبیلی کے گھر تک جانا چھبیلی کا نہ ملنا شہزادہ کا گریہ کرنا شاہزادہ کا واسطے ملنے کے کہنا چھبیلی کا انکار کرنا

چھٹا پردہ سرا	کروں شکر پہلے میں اپنے خدا کا		کیا جس نے حاکم مجھے ناز کا	طرز زمین گرگ افلاک

زمزمۂ شاہ

نہ پاس اب ستم مجھ پہ ڈھاؤ — ذرا ہو شہنشاہ اپنے تم جلد آؤ — گدا ایک بلا شاہ گیا ہی نیت — پھر کیوں باتیں یہاں تم بناؤ

یہ باتیں غم اب بجان ہمارے بناؤ — ہم دل جلو کو زیادہ جلاؤ — شہا اور گدا عشق میں ہیں برابر — گلے سے ذرا اپنے جلدی لگاؤ

نہ دن چلے ہم تم ہو کر کر	کی خوش ہو کر گلی بیٹھے جلا	جوانی نہ بنا سکی ہم اداؤ	ترمانہ چہ کیا تم پہ لاؤ	چھپیلی
خبر نہ ہم حیرت [illegible]	نصیحت اور شیخ ہو جلا	مین عاشق ہم ہی [illegible]	نصیحت کس کی یہ کہا	مرص شلہ
[illegible]	ترہ ہو کے گیا پی خبر ہین	تو اس نے پر مجھے دل کا	نہین نا ہم ہو کر دیا اسنا	چھپیلی
ہم نے دیا بیاری [illegible]	نہ کیون تمہارے [illegible]	یقین کر نہ اور کیا کیا	کیا تمیز جو کیا ہو خبر	مرص شلہ

چھپیلی بحر مین شاہ مین نخل وقرار ہو کر چھپیلی کا رنگ ہین جانا اور شہرا کا غزل کیسے دیکھا مین دل لگا

طرز وزن غزل وحشت	دل مین وحشت کا تقاضا ہے کھل جانے دو	بحر وہ شم سرا کے

بری بلا مین تو ایدل پھنسا خدا حافظ — اسیر زلف بتان بن گیا خدا حافظ

شب فراق مین اک بت کی کیا کہین تیلین — ہماری جان کا ہر دم رہا خدا حافظ

جو زندہ ہین تو پھر آئینگے میکدہ مین ترے — لے اب تو جاتے ہین گھر ساقیا خدا حافظ

شمیم کاکل شکین یار لینے کو — یہان سے تیز چلی جا صبا خدا حافظ

مجھے یہ شور ہے کہین بوجھ سے نہ جائے لچک — کمر سے بڑھ گئی زلف دوتا خدا حافظ

ہزار حشر اٹھانے ہو اک قدم کے ساتھ — یہی چلن ہے تو اے دلربا خدا حافظ

ہر ایک گبر مسلمان کی آنکھہ پڑتی ہے — تمہارے حسن کا اے مہ لقا خدا حافظ

بلائے زلف بتان ہے یہ دام جان جہان — ادھی مین مرغ دل اپنا پھنسا خدا حافظ

چلے جنون مین جو ہم جوش جانب صحرا — ہر ایک سمت سے آئی صدا خدا حافظ

ایک وزیر کا آنا اور عشق شہزادہ کی کیفیت بیان کرنا اور شہزادہ کو پھر کے اور چلا جانا

پھر وہ شہزادہ کا نام لیا	اے لوگو میری بات تو سنو کیوں ہوا ہے بے چین ہماری جان	طرز وزیر کس لیا بیالی

اے حضرت میری بات سنو شہزادے کا یہ حال ہوا | عاشق ہوکر چھبیلی پر بے عالم جانے ستم کیا

تنہا ہو کر چھبیلی کے من میں آرام نہیں شام کو گھر | کچھ کام نہیں کچھ پڑھنا ہے یہ شغل جس نے اختیار کیا

وزیر کا دربار میں جانا اور شہزادہ رسن کا احوال سنانا بادشاہ کا غضبناک ہو کر واسطے فکر کرنے شہزادہ رسن کے کہنا

اشعار پر دہ کا	مہاراج کو حق رکھے شاد کام	طرز وزیر آمد کیا

وزیر	ہے عرض آپ سے ایک شہ نامدار	جو ہو جان بخشی کروں آشکار
بادشاہ	وہ کیا بات ہے کر بیاں او وزیر	جو خوں بخشواتا ہے لے بے نظیر
وزیر	نہیں ایسا وہ ذکر ہے اے شہا	بیاں جو کروں آپ سے برملا
بادشاہ	بیاں کر خطا تیری بخشی گئی صاف	جو احوال ہو کر بیاں صاف صاف
وزیر	جو نور نظر آپ کا ہے شہا	چھبیلی پہ ہے جان و دل سے فدا
بادشاہ	ارے تو نے کمبخت یہ کیا کیا	کہ خوں بخشوا مجھکو دھوکا دیا
وزیر	میں بیشک ہوں حضرت کا تقصیروار	خطا مجھ سے یہ ہو گئی شہریار
بادشاہ	بھلا جانتا ہے جو اپنا اگر	ابھی جا کے جلد اسکی کچھ فکر کر

بادشاہ سے اجازت لیکر وزیر کا کٹنیونکو بلوانا اور ونسے شادی کرنیکی تجویز کرنا

پہر وہ کٹنیان بلاتا ہے وزیر	کہا کہ دیتا جان محبوب سا لیکن مجہکو کٹنیان ملی کیا	طرز مدت عجز از فغان

ہے یکو کر یار من کی شادی ہی مجھے ساکو — ملے وہ خوبصورت دو شاہزادی بہونا خیال ہے

تلاش اسکی الہی کر رہا ہم نہ اس سے نہ اوپر فرض رہی — مدد رب جب ملک کرو گے تم سب جانیگا بیداگی

کٹنیون کا وزیر کو تسلی دینا اور سب کٹنیونکا باہم ملکر وزیر سے کہنا

تو آن پہ وہ کٹنیان وزیر	ایسی باتون کا زبان نہیں لانا اچھا	طرز وزن اندر ربہا

کام گر جان بہی آئے تو کچہ انکار نہیں — ہانہیں یہہ آپکو وشہ ستراور نہیں

کچہ بہی مشکل نہیں جو نہ بنے زمانہ خصوص — دلمیں کچہ فکر کریں آپ تو زنہار نہیں

جانتے ہم سب ہیں اسیواسطے انکو تلاش — کام نزدیک ہمارے یہہ گرانبار نہیں

کٹنیوں کا تلاش کر کے آپس آنا اور دختر گنو کی نسبت وزیر سے کہنا

تو آن پہ وہ کٹنیان وزیر	بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے	طرز وزن غزل اندر

جناب ہم نے سارا شہر آج چہانا — نہ پایا کہیں ہم نے اوسکا ٹھکانا

ہے پچھواڑے وہ ایک گاؤن کچہ دور یا کے — رہان مالنگہ ایک ہے مرد دانا

وہ رکھتا ہے دختر بھی ایک ماہ پارہ — کہ ہے اوسکا مشتاق سارا زمانا

دیا ہے خدا نے اوسے حسن کامل — عجب اوسکی صورت وہ ہے دلربانا

اگر شاہزادہ کی ہووے شادی | تو ہو خوش ہو کر جیسے گل کے جانا

کسبیون کا چلا جانا وزیر کا روبرو بادشاہ کے جانا اور حقیقت نانک سنگھ بیان کرنا

پردہ سلطان محل اٹھنا | افسر ہون جنات کا پریون کا سوا | وزیر ہون بزم سلیمان

رکھتا ہون کچھ عرض مین اے شاہ ذیشان | شہزادہ کی فکر مین رہتا ہون مین ہر آن
ہے جو میرا اک گاؤن کہ دہلی سے کچھ دور | زمیندار ہے نانسنگہ اوس مین اے پر نور
دختر بھی رکھتا ہے وہ اک پری تمثال | دنیا مین مشہور ہے اوسکا حسن و جمال
اوسکی نسبت آئی ہے شہزادہ کی بابت | رائے جو کچھ ہو آپکی کہئے نیک صفات

بادشاہ کا احوال نانسنگہ کو واسطے شادی شہزادہ کے اجازت دینا

پردہ سلطان محل اٹھنا | ہوگی کچھ نہ کیا نہین سیکھا تمنے جوگ | طرز وزن ناگر بہا

رائے تمہاری ہو جو کچھ ہے ہمکو منظور | تیاری اسکی کرو جا کر ابھی ضرور
سب سامان جلدی کرو شادی کا تیار | دیر نہ اسمین ہو کروائے وزیر زنہار
جو کچھ تمکو چاہئے لے لو خاطر خواہ | سب برات تیار کر کرو ہمین آگاہ

وزیر کا آداب بجا لاکر رخصت ہونا اور سب سامان شادی کا تیار کرنا نصف تماشا ہوگیا



وزیر کا آنا اور بادشاہ کو تیار ہو جانے کی اطلاع دینا

پہلا پردہ محل شاہی	اے میرے نور نظر یہ کیا ہے آزار ہے	طرز ہولی مجلس

ہو گیا سامان سب تیار والا شان ہے ✿ آپکے چلنے میں اب کیا دیر اے سلطان ہے

اپنے جو کچھ تھا فرمایا وہ سب کر کے غلام ✿ آپکو آیا بلانے کے لیے اس آن ہے

روشن شاہ کا چھبیلی کے مکان پر جانا اور احوال شادی سے آگاہ کرنا

دوسرا پردہ سرائے	عشق میں تیرے کو غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو	وزن ہولی مجلس

اب نہ تاب کسی زبان کہنے کی یہ کیا سبب ہوا | شعر | فکر تھی مجھکو روز شب کہ یا یہ تیرہ بخت تھی
آتے ہو کیوں یہ سنو [illegible] بگاڑا شب | | آنے سے آپکے غم کل مجھکو عجب ہوا

دوسرا پردہ سرا	عشق میں تیرے گرہ عمر گنوایا جو ہو سو ہوا	وزن جوانی کلس

حال میں کیا کروں مجھکو یہ تعجب ہوا | شعر | کس سے میں جلکے کہا کروں یہی کیا غضب ہوا
شادی دوسری کس سے آپ بشر [illegible] حضور | | تھا جو لکھا نصیب میں وہ تو نمودار ہوا

چھبیلی اور رسن شاہ میں جواب و سوال ہونا اور شاہ رسن کا رخصت لیکر چلا جانا

دوسرا پردہ سرا	جو کہا تو اپنا جمال مجکو میں جان لب ہوں نہال کیا	طرز غزل ضماس

چھبیلی	تمہاری شادی بھی اگر کیا [illegible] ملال ہو گا	کرو گے شادی کسی کے ساتھ [illegible] خدا
رسن شاہ	جو ایسی باتیں کرو گے ہمسے تو ہمکو صدمہ کمال ہو گا	الم سے سکو جدا کرینگے [illegible] ہو گا
چھبیلی	تمہارا عادت [illegible] کر تیری تمکو [illegible]	[illegible]
رسن شاہ	خدا کو منظور ہے جو ہو گا [illegible]	چلو گے تم بھی ساتھ میرے [illegible] کمال ہو گا
چھبیلی	نہ کچھ تکلف [illegible]	[illegible]
رسن شاہ	اگر خوشی ہو [illegible] رخصت کرو ساتھ جانا [illegible]	[illegible]

پھر اسکا جواب رسن شاہ دوسرے دن چھبیلی کا جانا اور شہزادہ کا اندر جانے کی اجازت لینا

چھوڑ کر پیچھے باغ جمع بہشت	ثمر دیبے قدرت کا حمد باری	نظر ... کی گلزار ...

ہو حکم اگر مجھے کہتا	در بار شاہ پری گل رانی	شادی کی مبارکی سب پر جاری	جا کر دو وہاں کا نیر نکالنا

نرسن شاہ کا چھبیلی کو جواب دینا

یہ بات ہے جو مجھکو دل سے نکالو	پر عقل میری یہ کہتی ہے	جو بات وہاں کہیں پاؤ گی غم	بے نام تمہارا ...

چھبیلی کا نرسن شاہ سے کہنا

اس طرح سے ہاں جاؤنگی میں	کچھ پرواہ نہ جاؤنگی میں	مالن کا بنا کے بھیس اپنا	اس حیلے سے دیکھ پاؤنگی

نرسن شاہ کا چھبیلی کو جواب دینا

یہ بات تو خوب بتائی	مجکو بھی یہ ہی پسند آئی	دربار کر دو ہاں کا احوال	اگر جاؤ تو وہاں کس حیلے

چھبیلی کا محلوں سے واپس آنا نرسن شاہ کا احوال دریافت کرنا

پر دیکھ کر باغ مع بہشت	ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا	وزن انہیں سمجھا ما فرت

بہت دیر سے ہمکو تمہارا انتظار
کہاں اتنا عرصہ ہوا گلعذار

بیان حال کچھ اب وہاں کا کرو
کہ تسکین پاوے دل بیقرار

چھبیلی کا احوال بیان کرنا نرسن شاہ کو بجھیر کنوں کی صحبت سے نفرت دلانا

کہوں حال کیا اب ہے اے جناب | ہے دلکو ہے اس گھڑی پیچ تاب
ہے کل آپکی جس سے شادی ہوئی | زمیندار سے شاہزادی ہوئی
کروں حسن کیا اوسکے کیا مین بیان | نہین اتنی طاقت جو کھولون زبان
نہ جانون وہ ہے آدمی یا بلا | کبھی ایسا انسان نہ دیکھا سنا
مجھے اوسکی صورت جو آتی ہی یاد | تو گھبراتا ہے یہ دل نامراد
الٰہی مجھکو گھر پہونچوا دیجئے | کرم میرے اس حال پر کیجئے

چھبیلی کا واسطے جانے گھر کے کہنا شہزادہ کا جانے سے روکنا اور کہنا

پردہ سوم باغ | گھر ہے یان کون خدا کے لئے لایا مجھکو | طرز اندر سبھا

چھوڑ کے مجھکو یہان جاتی ہو تم گھر پیاری | بن تمہارے مین یہان جاؤنگا مر پیاری
اوس بلا سے کوئی بچنے کی بتاؤ تدبیر | ورنہ مرتا ہون اپنا گریبان ابھی ڈالونگا چیر
ایسی آفت سے یہان تم جو بچاؤ مجھکو | عمر بھر پھر تو غلام اپنا بناؤ مجھکو
کیا کرون جاؤن کہان آئے ہین جن اللہ اللہ | کیسی آفت مین یہان لاکے پھنسایا اللہ
گر نہ کچھ بچنے کی تدبیر بتاؤ جانی | ہاتھ سے اپنے یہان مار کے جاؤ جانی

چنبیلی کا واسطے باندھنے پٹی کے شہزادہ سے کہنا

پردہ باغ	شہزادی مصیبت یہہ عبث تونے اوٹھائی	طرز نقش سلیمانی

تدبیر تو بچنے کی مجھے یاد اب آئی	ہو جائیگی جسکے سبب آفت سے رہائی
آنکھونسے تم اب باندہ لو پٹی میرے پیارے	مشہور کرو آنکھہ میری دکھنے کو آئی
دیکھوگے نہ تم اوسکو تو بچ جائیگی بس جان	دیکھا جو اگر تمنے تو پھر ہوگی برائی

زرین شاہ کا چنبیلی سے پٹی بندہوا کر چنبیلی کو رخصت کرنا

پردہ باغ	اب قید الم سے تجھے دیتا ہون رہائی	طرز نقش چیلانی

بچنے کی یہہ تدبیر تو کیا خوب بتائی	حق یون ہے کہ بس تمنے میری جان بچائی
آنکھونسے ابھی باندہ دو پٹی مرے پیارے	تکلیف یہہ تمنے مرے باعث سے اوٹھائی

چھوڑ دینے سے برات کا رخصت ہو کر آنا راتکو بھیتر کنور کا آنا اور شہزادہ سے گفتگو ہونا

پردہ خوابگاہ	یا الٰہی کیا کرون اندوہ غم میں جان ہے	طرز شیرین فرہاد

سوال بھیتر کنور	جواب زرین شاہ
ہون گھڑی مین دیر سے ای راحت جان کر نظر	زور سے آنکھون کے ہمکو کچھہ نہین اپنی خبر
آج تمکو جان جان بیدار ہونا چاہیے	چھیڑ ہو بس پائینتی پر ہمکو سونا چاہیے
کیا نشہ تمنے پیا ہے جس سے تم سرشار ہو	دور میرے سامنے سے جلد اے مردار ہو

اسقدر شکر خدا صاحب ہونا چاہیے | پہ چہرہ ہوس پانستی یہ نگہی ہونا چاہیے کو

بچتر کنور کا اپنی ساس سے شکایت رمن شاہ کی کرنا

پردہ شاہی | کہو ان کیا فلک کا ستایا ہوون مین | طرز آمدہ

ہے کچھ عرض اے مادر مہربان | اگر ہو اجازت تو کھولون زبان

رمن شاہ ہین جو کہ فرخندہ فال | بیان مجھکو کرنا ہے کچھ اونکا حال

چھبیلی کے وہ عاشق زار ہین | میری شکل سے ایسے بیزار ہین

نہین بات کرتے وہ مجھ سے کبھی | یہہ رہتی ہے دنکو میرے سے لگی

اجازت اگر آپ کی پاؤن مین | تو دو دو نہین اونکو سمہال آؤن مین

والدہ رمن شاہ کا بچتر کنور کو جواب دینا (دروا)

شاہی ہے پردہ حجازی | ارے جوگن او درد کی مبتلا | طرز آمدہ

لہا شہ جو کچھہ وہ ہے سب بجا | اگر اس مین کیا ہے ہماری خطا

کئی سال گذرے ہین اس بات کو | کہ آتا ہے وہ نو بجے رات کو

وہ رہتا ہے دن بھر چھبیلی کے گھر | ہے اس بات کی سب شہر مین خبر

اگر اسکی کچھہ تم سے تدبیر ہو | اجازت تمہین دی خوشی سے کرو

تصویر بچتر کنور کا اپنی ساس کے پاس جانا



چتر کنور کا گوجری کے لباس مین دہی لیکر سبہا مین جانا

رتن شاہ کا گوجری کو بلانا اور دہی کی قیمت دریافت کرنا

طرز اندر سبہا	شیام ہوسے کیلو نہ ہوری	پردہ سرگی

بہلا گوجری تم ادہر کو تو آؤ	دہی اپنا ہمکو بھی چکہاؤ	اری گوجری تم ادہر کو تو آؤ
قیمت کیا ہے بتا دہی کی	سب وضع اپنی بتلاؤ	ابہی کا ملن ہوگا ای پیاری
اری گوجری تم ادہر کو تو آؤ	دیر اب تم نہ لگاؤ	جہالہ تمین پہنائی

گوجری کا دہی اوتارنا اور شہزادہ کے سر مین انڈیلنا ہونا

گوجری — ارے صاحب دہی چکھہ دیکھو ہمارا دہی خراب نہین ہوتا ہے۔

شہزادہ — دہی تمہارا نہایت عمدہ ہے اب تم کل دہی کی قیمت کہو۔

گوجری — قیمت سب دہی کی لاکھہ ٹکے ہین لینا ہو تو لیجیے ورنہ جواب دیجیے۔

چھبیلی — او حرامزادی گوجری اپنا مول کرتی ہے یا دہی کا۔

شہزادہ — (چھبیلی سے) چھبیلی اسوقت تم کچھہ نہ بولو تمہارا کچھہ ذکر نہین ہے۔

شہزادہ — (گوجری سے) اسوقت ہمارے پاس اسقدر روپیہ نہین ہے ہماری گجی

گوجری سے — چیز لیجاؤ کل تمہاری قیمت دیکر اپنی چیز واپس کرینگے۔

گوجری — جو کچھہ آپنے فرمایا مجھکو منظور ہے جو آپکا مزاج چاہے دیجیے۔

شہزادہ کا ہار دینا گوجریکا لیکر چلا جانا چھبیلی کا گوجری کی غیبت کرنا گوجریکا لوٹ آنا

بہ وہ سرے	پلا مجھکو ساقی شراب وصال	طرز محسن

حضور ایسے لوگون کا کیا اعتبار		جو دے چار پیسے یہہ ہین اوسکے یار

گوجری کا لوٹ آنا اور چھبیلی سے غصہ ہو کر کہنا وہی طرز

نکر ایسی باتین تو اے نابکار	ذرا ہوش مین اپنے آ بدشعار
ہمارا نہین کام یہ نہ بھیا	کسی اور سے ایسی باتین بنا
یہہ ہے کام تیرا ذرا منہہ سنبھال	وگرنہ کرونگی تجھے پائے مال

بحر دیگر پردہ سہرے	تو کرتا اپنا مجھکو اب ایسا جتا تو تم	طرز نقش سلیمانی

سوال چھبیلی	جواب گوجری
تو ڈہی نیچے آئی ہر بار لڑنے آئی ہے	مین نہین بولتی تجھسے تو عورت ہرجائی ہے
یہہ کہتی ہے تو کیا ری	زیادہ مت بک بھٹیاری
کیدن پاس میرے تو آئی	تقدیر کی گردش لائی
ہر بات مین اکڑی جاتی ہے کیا تیری شامت آئی ہے	مین نہین بولتی تجہہ سے تو عورت ہرجائی ہے
کر مغز نہ میرا خالی	تو سبت ہے بہولی بہالی
منہہ یہان سے کر تو کالا	جہان چاند وہان ہر ہالا
کیا سر اپانے تیرے یہہ تیلا بنوائی ہے	مین نہین بولتی تجہہ سے تو عورت ہرجائی ہے

یہہ چھبیلی او گوجری مین تکرار ہونا شہزادہ کا چھبیلی سے کہنا

پردہ سہرے	خدایا کرون کیا مین تیری بڑائی	طرز نقش سلیمانی

بہت دیر سے تمنے ستہانی لڑائی	یہہ عادت تمہاری ہمین خوش نہ آئی
جو آوے کوئی شخص گہر پر تمہارے	تو لازم نہین تمکو کرنا برائی
تمہین ہے یہہ لازم کرو اسکی خاطر	کہ گہر پر تمہارے یہہ ہی آج آئی
مگر تم تو کرتی ہو تکرار ناحق	نہین ایسی باتو نمین ہرگز بہلائی

چوبدری کا چلا جانا اور شہزادہ بدر منیر کے پاس آنا اور دروازہ پر تو کرے کہنا

پہرہ دار	یہ شخص ہے [illegible] کرتا ہے	طرز ساجن

دربان مری اک بات تو اب سن جا رے — شہزادہ بدر کو جلد بلا کر لا رے
کہہ جا کے کوئی دردمند پھر آیا ہے — اور آپ کو اس نے جلدی بلوایا ہے
یہ عرض ضروری خدمت میں لایا ہے — مشکل ہے تم بن نشان جہاں پایا ہے
کہہ جا کے میرا احوال اے پہرہ دار رے — شہزادہ بدر کو جلد بلا کر لا رے

دربان کا بدر شاہ کے پاس جانا اور جوگی شاہ کی خبر سنانا

پہرہ دار	عجب سا غمگین سا کوئی جوگی [illegible]	طرز [illegible]

بیان کر کے یہ حال دربان [illegible] — کہ حضور ایک مسافر نے آج آ کر بہت ستایا
[illegible] — [illegible]
جواب [illegible] — [illegible] سنایا

بدر شاہ کا دربان کو جواب دینا اور [illegible] جانا [illegible] الالفاظ

میری بات سن اب تو اے دربان — یہ جا کر کہو میری جانب سے بات
[illegible] — کرم حال پہ میرے فرمائیے
بدر شاہ [illegible] جواب بیان — [illegible] احوال [illegible] بیان

جہانگیر شاہ کا وزیر زادہ ماہ رو کو بشارت کرنا احوال بہچتر شاہ سے

پردہ دربار | تمہارے سر پہ قہر الٰہی کس گھڑی جاوے گا | طرز غزل ٹھمری

آگئے ہو تم اب کہ نہ آتے کیا تمہارا حرج ہے | کیوں نہ بلانا ہی ہمیں مجھے کہ کیا کام ہے
کیسے احوال سب اپنا بیان حالی ہم | قصہ جانیگا کہاں پر اور کیا پیغام ہے

بہچتر شاہ کا احوال وبہروز شاہ سے بیان کرنا

پردہ دربار | مجھے اے یار تیرا ہجر اب ایسا ستاتا ہے | طرز غزل ٹھمری

نہیں تم جانتے ہو شہر دہلی میں مکان میرا | بہچتر شاہ بیشک نام ہے شاہ جہان میرا
شہر پانیپت کی جو مشہور ہے اس شہر دہلی میں | مکان نزدیک ہے اسکے کنارہ ہے مکان میرا
کیا ہے ارادہ جس سیر جنگل کی کرن جا کر | ارادہ سیر جنگل کا ہوا ہے مہربان میرا

بہروز شاہ کا ہمراہ بہچتر شاہ کے شکار کو جانا اور آتشیں غضناک ہونا

پردہ صحرا | دنیا میں زندگی کا مزہ اب رہا نہیں | طرز نقش سلیمانی

اے بھائی کیا کہوں تیرا اب حال ناگہاں | اب تو مجھے نہیں کسی پہلو قرار ہے
او تیرا ہے صدمہ جو گھوڑے سے ہیں بہان | یادوں میں لگ گیا میرے دیکھو کیسا دیہ

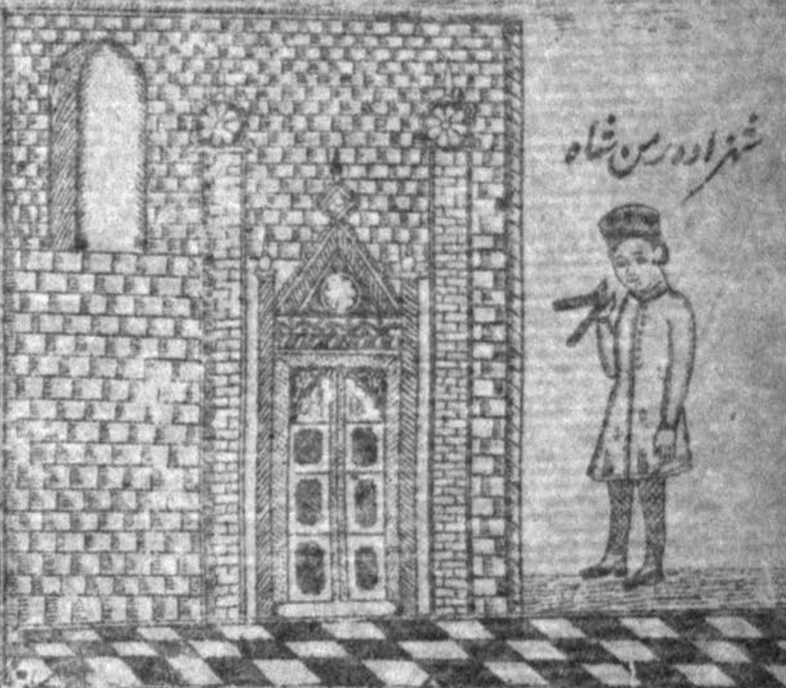
بہروز شاہ کا زخم دیکھ کر افسوس کرنا اور جنگل سے واپس آنا

پردہ صحرا | ہیں نے تو قیس کا ہو سنا حال زار ہے | طرز لیلیٰ مجنوں

بھائی خدا کے کام میں کیا اختیار ہے		حالت تمہاری دیکھ کے دل بیقرار ہے
کہا ہے درد یا دنہیں جلدی بیان کرو		اب اس جگہ ٹھہرنا بہت نا گوار ہے

دونوں کا چلنا راستہ میں بیچتر شاہ کا گھوڑے کی قدم بازی دکھانا

بھانہ فرا ہو جانا رزن شاہ کا آنکھوں سے پٹی باندھکر شب کو محل میں جانا



رزن شاہ خود	گھر سب لوگ کہتے ہونگے کہ آنکھیں نہیں دکھتی ہیں مگر درد سے نہیں بیتاب تھا آج درد کی شدت سے کہاں تک ٹھہرنا چاہیئے

بیچتر کلو کا آنا رزن شاہ کا آنکھوں کے درد سے بیقرار ہونا

بردہ خوابگاہ	جلد اوس سے مجھے والد ملانا چاہیئے	طرز لیلی مجنون
شمع جلدی گل کرو آنکھوں میں میری گرد ہے		درد کی شدت سے ہر دم لب پہ آہ سرد ہے

بجتر کنور کا مرن شاہ دیکھکر پیر کا درد ظاہر کرنا

پردہ خوابگاہ	تنگ ہے مجھہ پہ کیسا زمانہ	طرز نقش سلیمانی

حال اپنا کسکو جا کر سناؤن	ہے یہ بہتر زہر آج کھاؤن	کہہ کسکو اپنا دکھ سناؤن	درد وہ پیر مین ہا ہائے
تنگ جینے سے ہون اتنا دکھ پایا	مجھکو غم مین تو نے پھنسایا	ای فلک تو نے ناحق ستایا	درد ہے پیر مین ہا ہائے
ہو صبا جا وہ بیتر جا جانا	اگر پیر سے جا کے تو یہ سنانا	ہے کہی درد سے جگر کباب ہائے	درد وہ ہے پیر مین ہا ہائے
ہوا ہے غم سے افگار سینہ	خوش نہین آتا کھانا و پینا	ہو گیا اب تو مشکل ہے جینا	درد ہے پیر مین ہا ہائے

مرن شاہ کا بجتر کنور سے ناراض ہو کر پیر کے درد کا حال دریافت کرنا

پردہ خوابگاہ	خدایا کرون کیا مین تیری بڑائی	طرز نقش سلیمانی

یہ اس وقت غل کیسا تو نے مچایا	محل کو ہی کیون تو نے سر پر اٹھایا
بہت مکر ہین بے حیا یاد تجھکو	تری عادتون سے یقین مجھکو آیا
پڑی رہتی ہے روز شب تو پلنگ پر	ترے پیر مین کسطرح زخم آیا

بجتر کنور کا مرن شاہ کو جواب دینا ٭ دھن جھگیا اساوری

پردہ خواب گاہ	ذہن پر بناونگے گمان کیسے کیسے	طرز غزل آتش

نہین بے سبب مینے اب غل مچایا	میرے پیر مین زخم بیشک ہی آیا
نہین آپکی طرح مکار ہون مین	چھبیلی کے گہنے سے مجھکو جلایا

کبھی تھی جو مہر جان آپ کے میں — نہیں وحشت میں سایہ میرے نزدیک آیا
دیا آپ نے اوسے تھا جو مہرا ایمن — ادب دیکھ کر یقیں ہو ندا آیا

شہزادہ کلبی کی ہوکا پر ایکجا کیا اور جان پیپر کشور کو دیکھ کر بیت گا ہونا

پردہ ایمن راگ	ہندی ہو کر پیرا اثر کب ستم ایجاد آیا	طرز غزل قلی

بہار باغ زمانہ کی پھری جیلون خاموش — شب وصال میں گویا کہ رہ گئی زبان خاموش
تمہارے منہ میں کہ جو غنچے کے دہن میں ہے — کمال فرق ہے گو یا کہاں کہاں خاموش
جگر کی بات کسی طرح اختیار نہیں — عدم کی راہ میں چلتا ہی کاروان خاموش
شب فراق میں کیونکر ہو ضبط نالہ جگر — کہاں ہے تاب جو شمع سی زبان خاموش
ہزار ظلم ہیں پھولوں کے عندلیبوں پر — ہزار حیف چمن میں ہیں باغبان خاموش
ہماری بات سے شاید تمہیں ملال ہوا — سبب ہے کیا جو رہیں آپ مہربان خاموش
چمن کی ہر کو چمن پر اب قدرت — وہ شکوے کرتے ہیں اکثر زبان خاموش

شہزادی کا بحیر انکو نذر جان شاہ کا اشتیاقیہ غزل کہنا

پردہ ایمن شاہی	اے شاہزادہ اتنا تعجب بھلا نہیں	طرز غوالی گلکس

جیسے فراق یار میں ہنسے اوٹھائے رنج — ایسے خدا دکھائے نہ اپنے ستائے رنج
شکوہ عبث ہے چرخ ستمگار کا دلا — راحت یہاں نصیب ہے کسکو سوائے رنج

جیتے ہو کبھی یہ حالت دل کچھ ہمارا خبر لو	کیا کیا ستمگار ہجر مین ہمنے اٹھائے رنج
ناداں ہے آخرش یہ جیسن ناچار ہجر مین	بہتر ہے شربت وصال ہمین ہجر و فراق رنج
شکوہ عبث ہے ہمکو تمہاری جفاؤن کا	تقدیر نے ہماری یہ ہمکو دکھائے رنج
فرقت کی شب بے جو بیٹھے ہی دیکھا ہے چشم غور	تنہائی مین نہ تھا کوئی مونس بجائے رنج
میدان عشق مین تو قدم رکھ چکے ہین ہم	ممکن نہین کہ پاس نہ قدرت کے آئے رنج

بہجت کنور کا رتن شاہ سے مخاطب ہو کر کہنا بیچ مثنوی کے

نہ گھبراؤ اسقدر رتن شاہ	دیا آپنے رنج بے انتہا
ہوا ہے میرا غم سے سینہ فگار	نہیں اب میرے ہوش طاقت بجا
دیا رنج گننے سے جسکے مجھے	وہ زندہ رہے جبتک جیا
نہیں مجھسے ہوگا ہرگز وصال	اڑے جب تلک کچھ ہو سزا
اگر آپ کچھ بیہ نہ منظور ہو	تو مین اپنا آپ کا ہاتھی ہونگا

صبح کو شہزادہ رتن شاہ کا دربار مین جانا اور واسطے سزا دینے چھبیلی کے بادشاہ سے مشورہ کرنا بادشاہ کا شہر بدر کر دینے کی رضا دینا بہجت کنور کا منظور کرنا بادشاہ کا چھبیلی کو گرفتار کروانا اور واسطے مارنے تیرون کے رتن شاہ کو حکم دینا رتن شاہ کا نصف زمین مین گڑوا کر تیرون سے مارنا چھبیلی کا گریہ وزاری کرنا

بحر گھر جنگل	کیسے مین شیدا کیا اُٹھے یہ مینہ کا رہے ہجر کے میرے یار رہے	طرز نوحہ

کرتے ہین مجھے قتل یہ بے جرم ستمگر — اے میرے خدایا ٭

ناحق یہہ چلاتے ہین گلو پہ میرے خنجر — اے میرے خدایا ٭ — کرتے

حالت دلِ مضطر کی مین اب کِسکو سناؤن — اور کِسکو بلاؤن ٭

در چھوڑ ترا تو ہی بتا کسجگہہ جاؤن — اے میرے خدایا ٭ — کرتے

تُنے جو کیا ہے مجھے بے جرم گرفتار — مانند گنہگار ٭

مونس کوئی ہے نہ کوئی ہے میرا غمخوار — اے میرے خدایا ٭ — کرتے

دنیا مین کیا عشق فقط مینے کیا ہی — جو اسکی سزا ہے ٭

معلوم نہین کیا ہوئی اب مجھسے خطا ہے — اے میرے خدایا ٭ — کرتے

آخیر وصیت ہی میرے عشق ترا ہی — کمبخت بلا ہے ٭

اُلفت کا یہہ ثمرہ ہی جو کچھہ حال ہوا ہی — اے میرے خدایا ٭ — کرتے

بحر دیگر طرز	بیچھڑنے کے غم سے دکھی ہو نین دُکھیا	سناؤن ٭ چھبیلی

حال مین اپنا کِسے جا سناؤن — کوئی نہین غمخوار ٭ رے — حال

مطلب کے سب لوگ یہان ہین — کوئی کِسیکا نہ یار ٭ رے — حال

عشق رتن شاہ سے مینے کرکے — لاکھون سہے آزار ٭ رے — حال

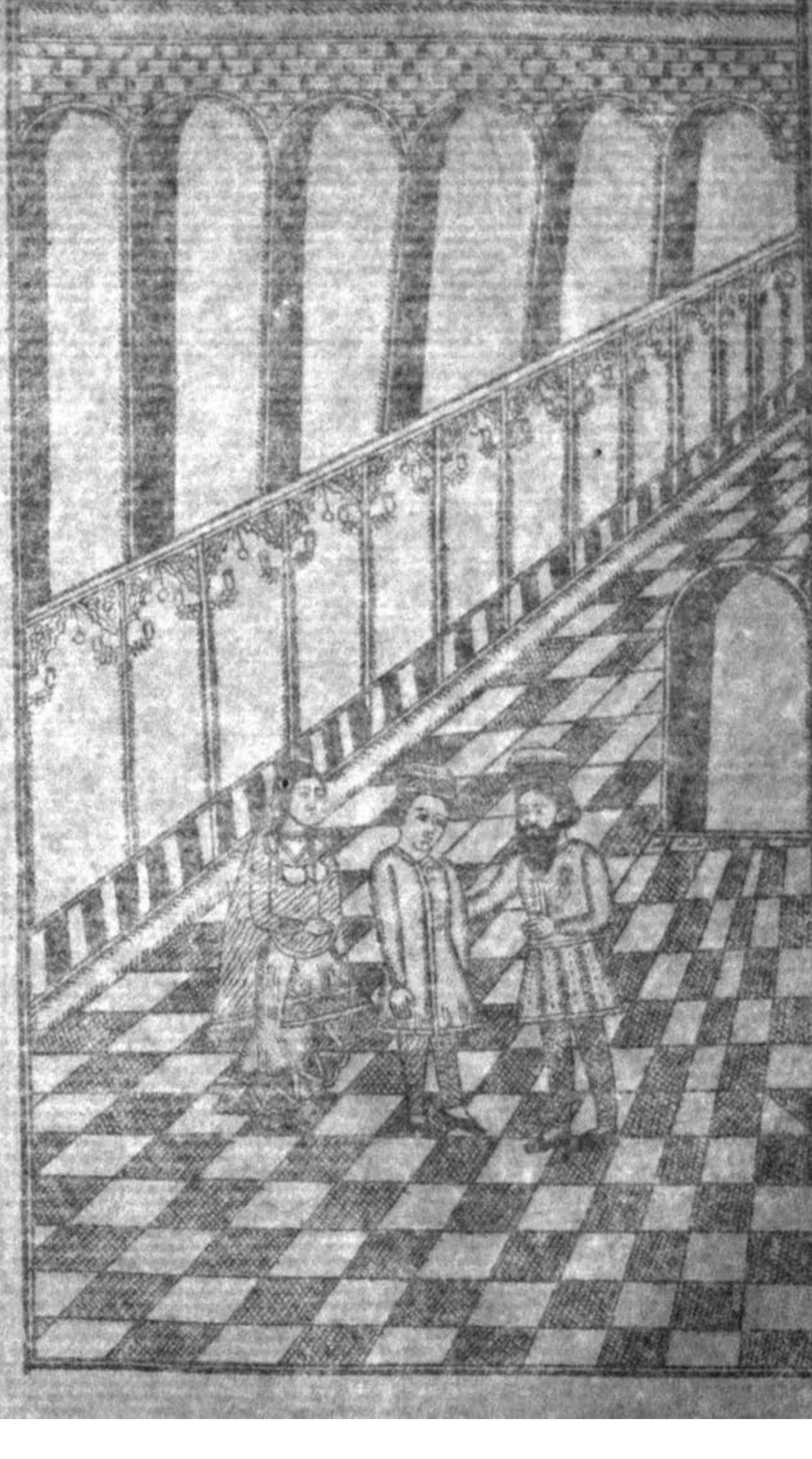
غرض یہ وقت کا اب آگے آیا	ترستے ہو جیسے بیگانہ ہے حال
کرے ہیں بے جرم یہ قتل ظالم	جھگڑے میرے غفار ہو ہے حال
ان ظالموں کو سزا جب ملیگی	اور گنہگار و نرتمار ہے حال

چھبیلی کا مارا جانا سب کا غبار رک جانا گانا تماشہ کا اختتام پانا
ڈراپ سین کا گرایا جانا



اطلاع عام

[illegible]



شمشہ ناٹک

بادشاہ	والد رسن	چھبیل	معشوقہ رسن شاہ
رسن شاہ	پسر شاہ دہلی	بیچتر کنور	زوجہ رسن شاہ
نوکر	خدمتگار	گوجری	دہی والی
مار سنگہ	خسر رسن شاہ	کٹنیان	مشاطہ
بیچتر شاہ	زوجہ رسن بلباس مردانہ	پچھر شہیرہ	نام گانے والیوں کا

التماس

سب صاحبان کی خدمت شریف مین یہہ عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب اس کتاب مین کسی قسم کا سہو یا کچھہ غلطی پائین تو براہ نوازش مصنف کو ضرور مطلع فرمائین تاکہ بار دیگر اوسکی اصلاح عمل مین آجاوے اور وہ نقص رفع ہوجاوے

الراقم

محمد قدرت اللہ خان مصنف نسخہ ہذا آگرہ

کمبوہ ٹولہ یکم جنوری ۱۸۸[illegible]ء

اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آجکل ہمارے مطبع میں چند کتب ناٹک کی زیر طبع ہیں جو عنقریب تیار ہونگی اور کتب مذکور کا تماشہ انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی میں ہوا کرتا ہے جن حضرات کو انکی خریداری منظور ہو قیمت بذریعہ ٹکٹ روانہ فرمائیں اور روانہ کتب سے حظ وافی اوٹھائیں فقط اور علاوہ انکے اور ناٹک چھاپے جاوینگے۔

فہرست کتب

نام ناٹک	قیمت	محصول ڈاک
زہرہ بہرام ناٹک	۴ر	۱ر
ہوائی مجلس و بہشت نیرنگ طلسم	[illegible]	۱ر
لنکا ٹلا ناٹک	۴ر	۱ر
ثمرہ الفت	۱/۴ر	۱ر

المشتہر

محمد مجھو خان مالک مطبع انسی آگرہ بازار سیب